۹/ جون ۱۹۱۱ء

خطبہ جمعہ

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَایِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (النحل:۹۱)

میں بڑے ارادہ سے آیا ہوں۔ بڑے اخلاص کے ساتھ دردمند دل لے کے یہاں کھڑا ہوں۔ ایک طرف پاؤں مضبوطی سے کھڑا نہیں ہوتا' دوسری طرف بات کہنے کو جی چاہتا ہے۔ بیماری میں ساتواں مہینہ ختم ہونے کو ہے مگر اللہ تعالیٰ نے زبان کو محفوظ رکھا ہے۔ بہکی بہکی باتیں کبھی نہیں کیں۔ ڈاکٹروں سے پوچھا ہے۔ انہوں نے شہادت دی ہے کہ کلوروفارم سونگھنے کی حالت میں بھی کوئی بہکی بات میرے منہ سے نہیں نکلی۔ پس اس وقت بقائمی ہوش وحواس تمہیں چند باتیں کہتا ہوں جو تم میں سے مان لے گا اس کا بھلا ہو گا اور جو نہ مانے گا اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انصاف کرو۔ تم میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے یا پسند کرتا ہے کہ مجھے کوئی گالی دے یا میری کوئی ہتک کرے یا میرے ننگ و ناموس میں فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے یا تحقیر کرے؟ میرا ملازم سستی سے کام لے؟ جب تم نہیں چاہتے تو

کیا یہ انصاف ہے کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کو نقصان پہنچاؤ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو؟ تم عدل سے کام لو اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو جو خود اپنے آپ سے نہیں چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو اس کی فرمانبرداری کرتے ہو۔ پس جس نے آنکھیں دیں جن سے ہم دیکھتے ہیں' کان دیئے جن سے ہم سنتے ہیں' زبان دی جس سے ہم بولتے ہیں' ناک دیا' پاؤں دیئے جن سے ہم چلتے ہیں' عقل' فہم' فراست دی' اتنے بڑے محسن' اتنے بڑے مربی' اتنے بڑے خالق رزاق کی نافرمانی کریں تو کیا یہ عدل ہے؟ بس میں تمہیں بھی چھوٹا سا فقرہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ سنانے آیا ہوں اور میں تمہیں دوسری دفعہ' تیسری دفعہ' چوتھی دفعہ تاکید کرتا ہوں کہ خدا کے معاملہ میں' اپنے معاملہ میں' غیروں کے معاملہ میں عدل سے کام لو۔ پھر اس سے ترقی کرو اور مخلوق الٰہی سے احسان کرو۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا مطالعہ کر کے اس کی فرمانبرداری میں بڑھو۔

حلال روزی کماؤ۔ حرام خوری سے نیکی کی توفیق نہیں ملتی۔ شاہ عبدالقادر صاحب اپنا جوتا مسجد کے باہر اتارا کرتے اور شاہ رفیع الدین اندر لے جاتے پھر بھی ضائع ہو جاتا۔ شاہ عبدالقادر صاحب نے بتایا کہ ہم باہر جوتا اتار کر یہ نیت کر لیتے ہیں کہ جو لے جائے اس کے لئے حلال۔ چونکہ چور کمبخت کے نصیب میں رزق حلال نہیں اس لئے اس کو اسے اٹھانے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ غرض اَکْلِ مَالِ بِالْبَاطِلِ نہ کرو اور بیویوں کے ساتھ احسان کے ساتھ پیش آؤ۔ بیوی' بچوں کے جننے اور پالنے میں سخت تکلیف اٹھاتی ہے۔ مرد کو اس کا ہزارواں حصہ بھی اس بارے میں تکلیف نہیں۔ ان کے حقوق کی نگہداشت کرو۔ وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ (البقرۃ:۲۲۹)۔ ان کے قصوروں سے چشم پوشی کرو۔ اللہ تعالیٰ بہتر سے بہتر بدلہ دے گا۔

خطبہ ثانیہ

دوسرے خطبہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بے حیائیوں سے اور ان امور سے جن سے دوسروں کو تکلیف پہنچے اور وہ منع کرے یا شریعت منع کرے اور بغاوت کی راہوں پر چلنے سے منع کرنا چاہتا ہے۔ وہ سننا کس کام کا جس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ سنو! دل کو اس کے ساتھ حاضر کرو۔ اَلْقَی السَّمْعَ وَھُوَ شَھِیْدٌ۔ پھر اس پر عمل کرو۔ اگر عمل نہیں تو کوئی نیکی' کوئی ایمانداری' کوئی وعظ کسی کام نہیں۔

(الحکم جلد ۱۵ نمبر ۲۳' ۲۴ --- ۷' ۱۴ / جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۳)